احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 9 - اکتوبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 9/اکتوبر 2013ء 3 ذوالحج 1434 ہجری 9/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 231

رنگِ تقویٰ

دِیں کو دے کر ہاتھ سے دُنیا بھی آخر جاتی ہے
کوئی آسُودہ نہیں بِن عاشِق و شَیدائے یار

رنگِ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خُوب تر
ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگھار

سَو چڑھے سُورج نہیں بِن رُوئے دِلبر روشنی
یہ جہاں بے وصلِ دِلبر ہے شبِ تاریک و تار

(درثمین)

قرآن کریم کے تمام احکامات کے ہر پہلو کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور کسی پہلو کو ترک نہ کریں

تقویٰ اگر دل میں قائم ہو جائے تو نیکیوں کی توفیق عطا ہوتی ہے

لباس اور ماحول انسانی خیالات پر نیک یا بد اثر ڈالتے ہیں اس لئے ہمیشہ اپنا لباس باحیا رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 29ویں جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں مستورات سے خطاب کا خلاصہ۔ 5/اکتوبر 2013ء

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 5/اکتوبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح 7 بجے 29ویں جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے دوسرے دن مستورات سے خطاب کیلئے زنانہ جلسہ گاہ بمقام بیت الھدیٰ سڈنی آسٹریلیا تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور نظم کے بعد علمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی احمدی طالبات کو حضور انور نے سندات عطا فرمائیں اور محترمہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ نے طالبات کو میڈلز پہنائے۔ ازاں بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اجلاس کے شروع میں جو آیات تلاوت کی گئی ہیں ان میں سے پہلی آیت سورۃ الحشر کی 19ویں آیت ہے جو نکاح کے موقع پر مختلف سورتوں سے منتخب کی گئی آیات میں آخر میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ تقویٰ پر نظر رکھو، تقویٰ ایسی چیز ہے کہ اگر یہ دل میں قائم ہو تو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک مصرعہ کہا ’’ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے‘‘ تو اس کے فوراً بعد الہام ہوا کہ ’’اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے‘‘ اور یہی اس شعر کا دوسرا مصرعہ بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نکاح کا موقع ایک ایسا موقع ہوتا ہے کہ دو افراد مرد اور عورت ایک نئی زندگی شروع کرنے جا رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس موقع پر تقویٰ کی تعلیم کی یاددہانی کروائی گئی۔ کہ دنیا کے آزادی کے نام پر بنائے گئے بے حیائی کے قوانین پر عمل نہ ہو کیونکہ یہ آزادی بے حیائی کی طرف لے جاتی ہے۔ دوستیاں اور تعلقات قائم کرنا اور انڈرسٹینڈنگ کے لئے غلط تعلقات کا قیام ناجائز ہے اور تقویٰ کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شادی کے لئے آنحضرت ﷺ نے نیکی اور دین کے پہلو کو مدنظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم دونوں کے لئے ہے۔ اگر لڑکے نیک بیوی چاہتے ہیں تو ان کو خود بھی نیک بننا پڑے گا۔ اگر تقویٰ اختیار کریں گے تو رشتے دیرپا بھی ہوں گے اور آئندہ نسلیں بھی نیک ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدیوں نے دنیا کو صحیح دینی و قرآنی تعلیم سکھانے کا عہد حضرت مسیح موعود کے ساتھ کیا ہے۔ اگر ہم خود آزادی کے نام پر دوسری قوموں کی نقلیں کریں گے۔ ان کے پیچھے چلیں گے تو پھر کس طرح ان کو قرآنی تعلیم سکھا سکیں گے۔ اس لئے پہلے خود اپنے جائزے لیں اور نیکی کو اختیار کریں۔ یہ گندی فلمیں بنانے والے خود بھی ان کو گندا سمجھ رہے ہوتے ہیں اسی لئے ان فلموں کے ساتھ عمر کی پابندی لگا دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ بری چیز ہے۔ اس لئے آپ کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ آزادی کے نام پر کی جانے والی اس بے حیائی سے بچیں اور ایک دوسرے کو بھی بچنے کی تلقین کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شادی کا اصل مقصد نیک نسلیں پیدا کرنا ہے۔ اگر ماں باپ خود نیک نہ ہوں تو بچوں کو کیسے اس کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ اس لئے خود نیک بنیں۔ گو ایسے لوگوں کی تعداد احمدیوں میں بہت کم ہے۔ لیکن ہمارا مقصد اتنا بڑا ہے کہ اس قدر بھی تعداد ایسی نہیں ہونی چاہئے۔ اپنی تربیت کریں۔ اپنے جائزے لیں اور بچوں کی نیک تربیت کے لئے قربانی کرتے ہوئے نیکی اور تقویٰ کو اختیار کریں۔

حضور انور نے فرمایا تقویٰ یہی ہے کہ قرآن کریم کے تمام احکامات کے ہر پہلو کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی تقویٰ کریں۔ غیر ضروری زیبائش نہ کریں۔ عورت گھر کی نگران ہے۔ اس کا خیال رکھے۔ تقویٰ کو ہمیشہ مقدم رکھیں حیا کو قائم کریں۔ پردے کے احکامات پر عمل کریں یہ گھر جو ٹوٹ رہے ہیں یہ بے حیائی کی نقلیں اتارنے کی وجہ ہے۔ اس لئے ہمیشہ ان باتوں سے بچتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لباس اور ماحول خیالات پر نیک یا بد اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے احمدی عورت اور لڑکی کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنا لباس باحیا رکھنا ہوگا۔ بعض مجھے ملنے آتی ہیں تو برقع پہنتی ہیں۔ اگر تو اس نیت سے ہے کہ اسی طرح جھجک ختم ہو گی اور برقع پہننے کی عادت پڑ

باقی صفحہ 7 پر

مشرق بعید کے دورہ میں

حضور انور کے خطبات جمعہ

اور خطبہ عید الاضحیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے مشرق بعید کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس دوران حضور انور کے خطبات جمعہ اور خطبہ عید الاضحیٰ ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں نشر ہوں گے۔ احباب جماعت خود بھی اور دوسروں کو بھی استفادے کی تلقین فرمائیں۔

☆ خطبہ جمعہ، 11/اکتوبر، 8 تا 10 بجے صبح
☆ خطبہ عید الاضحیٰ، 16/اکتوبر 5 تا 7 بجے صبح
☆ خطبہ جمعہ، 18/اکتوبر 8 تا 10 بجے صبح
☆ خطبہ جمعہ 25/اکتوبر 8 تا 10 بجے صبح
☆ خطبہ جمعہ یکم نومبر 5:45 تا 8 بجے صبح
☆ خطبہ جمعہ 8 نومبر، 9 تا 11 بجے صبح

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا دوسرا ’’یوم تحریک جدید‘‘ 11/اکتوبر 2013ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 19 ستمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

سوال وجواب خطبہ جمعہ مورخہ 30/اگست 2013ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مہمانوں اور شاملین جلسہ کو کن دوذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! آج مختصراً میں مہمانوں کو شاملین جلسہ کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں تاکہ جلسہ کے ماحول کے تقدس کا انہیں بھی خیال رہے انہیں بھی پتہ ہو کہ یہاں شامل ہوکر ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور اسی طرح انتظامیہ سے تعاون کی طرف بھی ان کی توجہ رہے۔ دو ذمہ داریاں ہیں ایک جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اس کو پورا کرنا روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنا دوسرے جو انتظامیہ ہے اس سے تعاون کرنا۔

س: حضور انور نے شاملین جلسہ کی سب سے بڑی ذمہ داری کون سی بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! سب سے بڑی ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے جو اس بات پر کرنی ہے کہ اس نے ہمارے لئے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے اس جگہ اور اس حالات میں جہاں عام حالات میں کوئی سہولت بھی نہیں ہوتی سہولت مہیا فرمائی اس کا انتظام فرمایا۔

س: جو لوگ دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کینے اور بغض لئے ہوئے جلسہ پر آتے ہیں ان کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! بعض ایسے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں کہ آپس کی رنجشیں پرانی رنجشیں جو ہیں ایک دوسرے کی یہاں آمنے سامنے دیکھ کر بھڑک جاتی ہے...... یہ ایسے لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ ایسے ماحول میں آکر پھر ایسی حرکتیں کریں۔ ایسے لوگ اس پاکیزہ ماحول کو گندہ کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس بہتر ہے ایسے لوگ، جن کے دل کینوں اور بغضوں سے ایک دوسرے کے لئے بھرے ہوتے ہیں، جلسہ پر نہ آئیں اور جو آئے ہوئے ہیں اگر کسی کے دل میں ایسی رنجش ہے تو آج یہ عہد کرے کہ اس کو دور کردے گا۔ اس ماحول میں جو نیکیاں پھیلانے کا ماحول ہے جو اپنی حالتوں کو بدلنے کا ماحول ہے اس میں اگر اپنے دلوں کو کینوں اور بغض سے بھر کر رکھنا ہے تو یہاں آنے کا مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی روشنی میں جلسہ پر آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! یہاں (جلسہ پر) آنے کا مقصد تو نیکیاں کرنا ہے یہاں آنے والے کو اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود نے خواہش کی ہے ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ ربّانی باتوں کو سننا صرف اور صرف اپنا مقصد رکھیں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیش نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی بہت بڑا مقصد ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی توجہ دلا دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’سب کو متوجہ ہوکر سننا چاہئے یعنی یہ جلسہ کی کارروائی پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیا کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں جب ان کو مخاطب کرکے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ پس جلسہ پر آنے والوں کو صرف اس طرف متوجہ رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسہ کے جو مقاصد ہیں ان کو حاصل کرنا ہے۔ جلسے کی کارروائی کو غور سے سننا ہے۔ اپنی ذاتیات سے بالاتر ہوکر رہنا ہے اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسہ کے پروگرام سننے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔

س: جلسہ کے دوران نعرے لگانے والوں کو حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! ایک بات ضمناً یہ بھی کہہ دوں کے بعض لوگوں کو نعرے لگانے کا بڑا شوق ہوتا ہے تقریروں کے دوران تقریروں کو غور سے سنیں۔ بعض تقریریں ایسی سنجیدہ ہوتی ہیں ایسا مضمون ہوتا ہے کہ اس میں اس وقت نعرے کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کہیں دلی جوش سے نعرہ نکل رہا ہو لیکن یہاں ایسے بھی لوگ ہیں جو...... ہر بات پر جوش میں آنے والے ہیں اور نعرے لگا دیتے ہیں ان کو احتیاط کرنی چاہئے۔

س: نمازوں کی پابندی کے حوالہ حضور انور نے کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! ایک اہم بات یہ ہے کہ نمازوں کی پابندی ایک تو ہونی چاہئے اور پھر نمازوں پر آنے کے لئے وقت سے پہلے آئیں یا کم از کم نماز سے ایک دو منٹ پہلے تو ضرور پہنچیں جب نماز شروع ہوجائے تو اس آنے سے جو باقی نمازی ہیں ان کی نماز Disturb ہوتی ہے۔

س: حضور انور نے جلسہ کے دنوں میں ماحول کی صفائی کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان جو ہیں انہوں نے کرنی ہے آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے ہر ایک اگر اس طرف توجہ رکھے اور کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ، لفافے وغیرہ پڑے دیکھیں تو اٹھا کے بِن میں ڈال دیں تو اس طرح پھر جہاں آپ ماحول کو صاف رکھ رہے ہونگے وہاں آپ ثواب بھی کما رہے ہونگے ویسے بھی صفائی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ نصف ایمان ہے۔ اگر کوئی بڑا تھیلا یا کوئی ایسی چیز دیکھیں جو مشکوک ہو تو پھر اس کو بجائے ہاتھ لگانے کے انتظامیہ کو بتادیں جو قریب کارکن ہیں ان کو بتادیں پھر یہ ان کا کام ہے کہ وہ اس کو وہاں سے اٹھوائیں۔

س: جو لوگ جلسہ کی غرض سے ویزے لیتے ہیں اور بعد میں اسائلم لے لیتے ہیں ان کو حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! بہت سارے ایسے لوگ ہیں جن کی نیت ہی یہ ہوتی ہے کہ جائیں گے تو اس ویزہ کو اسائلم کے لئے استعمال کرلیں گے ایسے لوگوں کو گو جماعتی طور پر تعزیر بھی ہوجاتی ہے لیکن جماعت کی جو ساکھ ہے وہ تو بہرحال خراب ہوتی ہے اس کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔

س: حضور انور کے ارشاد کے مطابق اسائلم لینے کا درست طریقہ کار کیا ہے؟

ج: فرمایا! اگر حالات کی وجہ سے اسائلم کرنا ہے تو اس کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں بے شک آئیں لیکن یہاں پھر اس بات کا دوبارہ میں اعادہ کروں گا اور پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اسائلم کے وقت غلط اور لمبے چوڑے بیان دینے کے بجائے اگر مختصر اور سچائی پر مبنی بات ہو تو اکثریت جو افسران کی ہے یہاں ججوں کی بھی ہے ایسے ہیں جو انسانی ہمدردی کے لئے بہت نرم گوشہ رکھتے ہیں بہت زیادہ ان میں انسانی ہمدردی ہے اور اسائلم قبول کرلیتے ہیں۔ بعض ضدّی بھی ہیں اگر ایک دفعہ اڑ جائیں تو ان کو قائل کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن وہ لوگ پھر ایسے جیسے جتنی مرضی کہانیاں بنالی جائیں ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور پھر اس غلط بیانی کا ایک انسان ایک احمدی پھر گناہ گار بھی بن رہا ہوتا ہے۔ بہرحال ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ سچی بات کہیں مختصر بات کریں اس سارے ٹارچر کا ذکر کریں ضروری نہیں کہ Direct Threat ہو تبھی کوئی کیس پاس ہوتا ہے اس کے علاوہ بھی پاس ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اگر سچائی پر بنیاد رکھیں گے تو انشاء اللہ کیس بھی پاس ہوتے چلے جائیں گے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس پیش کیا؟

ج: فرمایا: آخر میں میں حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں کہ ’’نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب بھی کامل ہوتا ہے یعنی قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یہ نہ ہو ایمان تب بھی کامل ہوتا ہے۔ جب کہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جائے۔ یعنی کامل ایمان اس وقت ہوگا جب خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہو گی اور یہ نہیں کہ ثواب ملتا ہے یا نہیں پھر فرمایا کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا’’ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا‘‘ (التوبہ:120) مگر نیکی کرنے والوں کو اجر مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا ٹھنڈے شربت ملیں گے تو گویا وہ ان اشیاء کے لئے آتا ہے حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتیٰ المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اسے آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کو خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 561)

لفظ گورال کی کہانی

ہندی زبان کا لفظ ہے۔ یہ انگریزی میں پہنچ کر جوں کا توں رہا۔ اس کے ہجے انگریزی میں ہیں :GORAL اس سے مراد بارہ سنگھے کی طرح کی وہ بکری ہے جو برصغیر کے شمال میں ہمالیائی سلسلہ کوہ میں پائی جاتی ہے۔ اسی جانور کو مقامی زبان میں ’’گورال‘‘ کہتے ہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سنگاپور

مختلف فیملیز کا شرف ملاقات، مہمانوں کی ملاقات اور ان کے حضور انور کے بارے میں تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24 ستمبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت طٰہٰ تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ملاقاتیں

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت طٰہٰ میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس پروگرام میں مجموعی طور پر 23 فیملیز کے 76 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب سنگاپور کی جماعت کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، میانمار (برما) انڈیا اور پاکستان سے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور تکالیف پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کیلئے دعائیں لیں۔ بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کیلئے دعائیں لیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت طٰہٰ میں اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں مجموعی طور پر 51 فیملیز کے 289 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سنگاپور کے علاوہ، کمبوڈیا، فلپائن، ملائشیا، انڈیا، سری لنکا اور انڈونیشیا سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

مہمانوں سے ملاقات

آج ملاقات کرنے والوں میں ملک فلپائن (Philiphine) سے آنے والے پانچ غیر از جماعت مہمان بھی شامل تھے۔ ان میں سے ایک ''ایشین اینڈ اسلامک سٹڈیز'' کے پروفیسر Mr. Eddie Laoja ہیں۔ جو Western Mindano سٹیٹ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔

ایک مہمان Mr. Gumaile Alim صاحب تھے جو فلپائن میں غیر سرکاری تنظیموں کی آرگنائزیشن کے چیئر مین ہیں۔

ایک دوست Mr. Yul Olaya تھے جو UNO کے تحت شعبہ تعلیم میں کام کرتے ہیں۔ چوتھے مہمان Mr. Caesar Jimlok تھے جو میڈیکل ٹیکنالوجسٹ ہیں۔ پانچویں مہمان Mr. Baratucal Caudang سابق سیکرٹری ایجوکیشن رہے ہیں اور ایک سٹیٹ کے اٹارنی جنرل بھی رہ چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔ ایک مہمان کے اس سوال پر کہ ختم نبوت کا عقیدہ عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمان پڑھے لکھے نہیں وہ اس مسئلہ سے الجھ جاتے ہیں تو پھر اس کو کیوں اٹھایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ ہم کب کہتے ہیں کہ اس کو اٹھایا جائے۔ ہم تو نہیں اٹھاتے۔ جب لوگ علماء کے پاس جاتے ہیں اور وہ اس سوال کو اٹھاتے ہیں تو پھر ہم جواب دیتے ہیں۔ جب کوئی پوچھے، سوال کرے تو پھر اسے جواب دے کر سمجھانا پڑتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم تو صاف اور سیدھی بات کہتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں آنحضرت ﷺ نے امام مہدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق آ چکے ہیں اور امام مہدی کے مبعوث ہونے کے ساتھ جو نشانات وابستہ تھے وہ پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے امام مہدی کو مان لو اور بیعت کر لو۔ ڈاکٹر علیم صاحب فلپائن سے اس وفد کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ڈاکٹر علیم کو ہدایت فرمائی کہ ان مہمانوں کو کتاب ''دعوۃ الامیر'' بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

فرمایا ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود، امام مہدی کی بیعت کر کے آپ کی جماعت میں داخل ہو جاؤ جو کہ اس زمانہ میں ایک نظم وضبط کے ساتھ دین نشاۃ ثانیہ کا کام کر رہی ہے اور دین کی اصل اور حقیقی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔

ایشین اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر صاحب کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ایشین اسلام کوئی علیحدہ اسلام تو نہیں ہے اسلام تو ایک ہی ہے۔ ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی نبی ہے اور ایک ہی کتاب قرآن کریم ہے۔ لوگوں نے اس کے علیحدہ علیحدہ گروپس اور ورشن بنائے ہوئے ہیں اور پھر آگے فرقے بن گئے ہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے آپس میں اختلاف کو کس طرح امن میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا اس کی ایک ہی صورت ہے واپس اصل اسلام کی طرف آئیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف لوٹیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف آئیں۔ دین کی صحیح روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کا علاج قرآن کریم اور احادیث میں تلاش کرنا چاہئے کہ یہ اختلافات کس طرح ختم ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے سے ہی یہ بتا دیا تھا۔ کہ ایک زمانہ آئے گا کہ یہ 72 فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے۔ ان کی مساجد آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور ان میں سے فتنے اٹھیں گے۔ نیز آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ آنے والا مسیح اور مہدی حکم وعدل بن کر آئے گا اور وہ ان سب اختلافات کو ختم کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا تو آج ان سب اختلافات کو ختم کرنے کا آسان حل یہی ہے کہ اس مسیح ومہدی کو قبول کریں جس کی آمد کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ اگر اس کو سمجھ لیں تو یہ سب اختلافات کو ختم کرنے کا آسان حل ہے۔ اگر نہیں تو پھر ان کے لئے مشکل ہوگی اور یہ مزید اختلافات اور مشکلات کا شکار ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا اصل مسئلہ جو ہے جس کی وجہ سے مسلمان ہماری بات نہیں مانتے وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہی ہے۔ ہم بھی آنحضرت ﷺ کو آخری شرعی نبی مانتے ہیں۔ آپ کو خاتم النبیّین مانتے ہیں۔ حضور نے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ میں شامل ہوا جاتا ہے۔ کیا طریق ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں، مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر انسان کوئی بھی مذہب اختیار کرنے میں آزاد ہے۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت ہیں جو تمام دینی تعلیمات پر مشتمل ہیں اور دین کی حقیقی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔

فلپائن سے آنے والے ان غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات قریباً 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سبھی احباب کو الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور شرف مصافحہ کے ساتھ ساتھ شرف معانقہ سے بھی نوازا۔ سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

مہمانوں کے تاثرات

ملاقات کے اس پروگرام کے بعد غیر سرکاری تنظیموں کی آرگنائزیشن کے چیئر مین Gumaile Alim صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے اتنی زیادہ مصروفیت کے باوجود ہمیں بہت زیادہ وقت دیا ہے اور ہمارے سوالوں کے تفصیل سے جواب دیئے ہیں۔ حضور کی ہر بات نے ہمارے دل پر اثر

کیا ہے۔انسان حضور سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ ہمارا دل چاہتا تھا کہ ہم اور بیٹھیں اور حضور کی باتیں سنیں۔اٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔

عیسائیوں میں ہم یہ ذکر سنتے ہیں کہ مسیح چل کران کے پاس آیا ہے۔آج ہم اسی طرح محسوس کررہے تھے کہ جیسے حضور چل کر ہمارے اندر آ گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ہیں۔

ایشین اور اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر صاحب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم سب سے پہلے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور احسان مند ہیں کہ ہم یہاں آئے اور ہمیں حضور انور سے ملاقات کا موقع عطا ہوا۔

حضور انور نے انتہائی تحمل اور توجہ سے ہمارے سوال سنے اور پھر ہر سوال کا تفصیل سے جواب دیا۔حضور انور نے جو باتیں کیں وہ یہ تھیں کہ ہم کس طرح مسلمانوں کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔حضور انور نے جو فرمایا بالکل درست اور صحیح فرمایا کہ صرف یہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی طرف واپس چلے جائیں۔

موصوف نے کہا حضور ایک روحانی شخصیت ہیں۔آپ کی شخصیت نے ہم پر گہرا اثر ڈالا ہے، انسان حضور سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

UNO میں شعبہ تعلیم کے تحت کام کرنے والے دوست Yul Olaya صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

خلیفۃ المسیح سے مل کر یہ احساس ہوا کہ اتنی عظیم روحانی شخصیت کے باوجود حضور اپنے آپ کو ہم سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔یوں لگا کہ حضور میرے لئے میرے باپ کی طرح ہیں۔میرا دل چاہتا تھا کہ حضور کے پاس مزید بیٹھوں۔جب میں تصویر کے لئے کھڑا ہوا تو حضور نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور بڑی دیر تک پکڑے رکھا۔جس سے مجھے یہ احساس ہوا کہ حضور ہمیں چھوڑنا نہیں چاہتے۔اب ہم حضور کے ہی ہو گئے ہیں۔

میڈیکل ٹیکنالوجسٹ Caeser Jimlok صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں یقین نہیں تھا کہ حضور جیسی عظیم شخصیت اپنی سخت مصروفیت کے باوجود ہمیں بہت زیادہ وقت دیں گے۔حضور نے ہمیں 45 منٹ وقت دیا اور ہماری ہر بات کو سنا اور تسلی بخش جوابات دیئے۔ہم نے حضور سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ہم حضور کی مزاح کی حس سے بھی بہت محظوظ ہوئے۔

ملک فلپائن کے سابق سیکرٹری ایجوکیشن Baratucal Caudang نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ

خلیفۃ المسیح سے یہ میری دوسری ملاقات تھی (قبل ازیں یہ دوست حضور انور سے لندن میں مل چکے ہیں) میں نے دیکھا ہے کہ حضور انور کے دل میں ہمارے لئے ہمدردی ہے۔حضور نہایت صبر اور حوصلہ سے بات سنتے ہیں اور پھر بات کرنے والے کی تسلی کرواتے ہیں اور سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

حضور انور سے مل کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ایک......لیڈر کا رویہ کیسا ہونا چاہئے۔حضور کا رویہ تمام......لیڈروں کے لئے نمونہ ہے۔اگر سب کا ایسا رویہ ہو تو ہمارے تمام مسائل حل ہو جائیں۔

موصوف نے کہا جس طرح ابوسفیان نے ہرقل کے دربار میں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں شہادت دی تھی اور سچی باتیں کہی تھیں۔آج اس طرح ہم بھی خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں شہادت دیتے ہیں کہ یہ جماعت غالب آنے والی ہے۔جماعت احمدیہ کو بھی فتح حاصل ہوگی جو کہ یقینی ہے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہے ہیں۔جب احمدیت کو عظیم الشان فتح حاصل ہوگی تو ہم بھی اس میں شامل ہوں گے۔

فلپائن سے ایک نومبائع فلپائنی دوست عبدالوہاب صاحب بھی آئے تھے اور ملاقات کے موقع پر اس وفد میں شامل تھے۔

موصوف پہلے عیسائی تھے۔پھر وہابیوں کی تبلیغ کی وجہ سے اسلام قبول کیا بعد میں احمدیوں سے رابطہ ہوا۔اور احمدیت کے سچے اور حقیقی پیغام نے دل پر اثر کیا تو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

موصوف نے بتایا کہ جب سے مجھے علم ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سنگاپور آرہے ہیں۔میں اسی وقت سے سنگاپور آنے کا پروگرام بنا رہا تھا۔ آج میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہے کہ جب میں ملاقات کے لئے حضور انور کے دفتر میں داخل ہوا تو حیران رہ گیا۔حضور انور کا چہرہ مبارک بہت نورانی تھا۔حضور انور ہم میں گھل مل گئے اور ہمارا حال دریافت فرمایا۔حضور انور نے مجھے اپنے گلے بھی لگایا، یہ لمحہ میری زندگی کا انتہائی بابرکت لمحہ تھا۔ جسے میں کبھی بھول نہ پاؤں گا۔حضور انور نے مجھے الیس اللّٰہ کی انگوٹھی عطا فرمائی اور میری تین بیویوں کے لئے بھی تین انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔میرے لئے خوشی کی انتہاء نہیں تھی۔مجھے وہ کچھ مل گیا جس کا میں نے اپنی زندگی میں تصور بھی نہیں کیا تھا۔

آج شام کے اس سیشن میں ملاقاتوں کا یہ پروگرام جو کہ چھ بجے شروع ہوا تھا۔پونے نو بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے بیت طٰہٰ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ر۔ظفر مجوکہ

محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ

بنت حضرت مصلح موعود کے ساتھ گزری کچھ ملاقاتوں کی یادیں

میرا بچپن تھا جب میں پہلی بار اُن سے مِلی بہت شفقت اور محبت بھرا انداز تھا اُن کا ایک جملہ جو انہوں نے اُس ملاقات میں کہا وہ آج بھی مجھے یاد ہے۔اور شاید یہی بات مجھے ان سے قریب کرنے کا موجب بنی کہ جب ہم نے اُن سے کہا کہ آپ سے ملنے آئے ہیں تو اُن کا جواب تھا کہ ہاں اچھا کیا میرے گھر کے دروازے تو ہمیشہ کھلے ہیں ابا جان (حضرت المصلح الموعود) کہا کرتے تھے کہ میرے گھر کے دروازے جماعت کیلئے ہر وقت کھلے ہیں۔وہ جب چاہیں یہاں آئیں اور میں بھی ہمیشہ یہی کہتی ہوں کہ میرے گھر کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔یہ ملاقات ذرا مختصر تھی۔مگر چونکہ میرا بچپن تھا میں نے کچھ دنوں بعد اپنی بہن سے دوبارہ کہنا شروع کر دیا کہ مجھے اُن سے ملانے لے چلو۔مجھے میری بہن کہنے لگی کچھ دن بعد جائیں گے مگر میرے اصرار پر وہ مجھے بی بی سے ملانے لے گئی۔جب میری بہن نے اُن سے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے کہا کہ دوبارہ اتنی جلدی آ گئے ہیں یہ رابعہ بار بار کہتی تھی کہ ملانے لے چلو اس پر وہ ہنسنے لگی اور کہا کہ دیکھو شازیہ اس کا مطلب ہے تمہارا دل نہیں تھا آنے کو تمہیں تو یہ لے کر آئی ہے۔اور پھر مجھے کہا کہ تم ضرور آیا کرو یہ تمہارا ننھیال ہی تو ہے۔(میں تو بہت زیادہ خوش ہوگئی) نور (بی بی کی بیٹی) کی ملنے والی خواتین کراچی سے آتی ہیں مجھے ضرور مل کر جاتی ہیں اور میں انہیں کہتی ہوں کہ جیسا یہ نور کا میکہ ہے ویسے ہی تمہارا بھی میکہ ہے ضرور آیا کرو۔شفقت اور پیار کے یہ انداز ہی تھے جنہوں نے مجھے اُن کا اسیر کر دیا۔

اور جب ہم ملنے جاتے ہمارے ساتھ دیر تک بیٹھ کر باتیں کرتیں اور ان باتوں میں زیادہ ذکر حضرت مصلح موعود اور حضرت اماں جان کا ہوتا اور ان دونوں لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے چہرے پر جو محبت، خلوص اور پیار نظر آتا تھا وہ یہ ثابت کرنے کو کافی تھا کہ وہ ان سے بہت پیار کرتی ہیں۔کہنے لگیں کہ ایک دفعہ گرمیوں کے دن تھے شام کے وقت حضور باہر بیٹھے تھے میں چائے لے کر آ گئی حضور کی کمر پر گرمی کی وجہ سے دانے نکلے ہوئے تھے اور امی ان پر تیل لگا رہی تھیں۔حضور ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود کی شفقتوں کا ذکر بھی کر رہے تھے میں نے اس وقت کہہ دیا کہ ہائے کاش میں بھی ہوتی اُس وقت تو حضور نے کہا کہ شکر کرو کہ تم نے مصلح موعود کا زمانہ دیکھ لیا ہے لوگ اس کو بھی ترسیں گے۔

بی بی ایک دن کہنے لگیں کہ شادی کے ساتویں دن حضور مجھے گھر واپس لے جانے کیلئے لاہور خود آئے۔جب میں گھر پہنچی تو بہنوں سے مل رہی تھی کہ حضور نے میرا بازو پکڑا اور بچوں کی طرح جھلاتے ہوئے حضرت اماں جان کے پاس لے گئے اور کہنے لگے کہ دیکھیں اماں جان میں آپ کی بیٹی کو لے آیا ہوں۔جس سے اماں جان بہت خوش ہوگئیں۔شادی کے بعد ربوہ میں آئے تو حضور نے گھر بنوا کر دیا اور کہا کہ یہ میرا ہے تم اس میں رہ سکتی ہو۔جب سب کے بن گئے تو الگ الگ نام کروا کر دیئے۔پہلے اس لئے نام نہیں کروائے کہ جسے ضرورت ہو اسے رہنے کیلئے دے سکیں۔کہتی ہیں ایک دفعہ بی بی حکمی کے میاں کا آپریشن تھا تو بھی اسی گھر میں رہیں بیچ میں دیوار ڈال دی گئی۔جب وہ واپس چلی گئیں تو ہم نے یہ سوچا کہ اب دیوار کی کیا ضرورت ہے ہم اسے گرا دیتے ہیں۔اور ہم نے آدھی سے زیادہ دیوار گرا دی اور پھر خیال آیا کہ حضور سے بھی پوچھ لیتے ہیں تو میں نے حضور سے پوچھا کہ یہ دیوار ہم گرا دیں۔تو حضور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ صبح تو میاں بیوی دونوں دیوار گرا رہے تھے اب مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ دیوار گرا دیں۔حضور باوجود مصروفیات اور دوسرے گھروں کو انتظامات کے تمام بچوں کی طرف نظر رکھتے تھے اور سب کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔

ایک دن بی بی کہنے لگیں بچوں کی پیدائش کے وقت میں نے حضور سے لاہور رہنے کی اجازت مانگی تو منع کر دیا۔چونکہ ہماری والدہ بچے کی پیدائش پر فوت ہوئی تھیں اِس لئے بہت زیادہ فکر کرتے اپنے پاس بلوا لیتے۔کمرہ تیار کرواتے ہر چیز سٹریلائزڈ (strelized) کرواتے۔منور بھائی کے ساتھ باہر پھرتے رہتے بی بی کہتی ہیں کہ بچے کی پیدائش کے بعد میری حالت بالکل مردہ جیسی ہوگئی۔5 منٹ تک سانس نہ آئی تو ڈاکٹر فاطمہ حضور کو بلا لائیں حضور اندر آئے اور دعا کی اور منہ میں دوائی ڈالی اور میری طبیعت سنبھل گئی۔تو فرمایا کہ دیکھو لاہور ہوتی تو اب مری پڑی ہوتی۔

کہنے لگیں ایک دن میں نے اپنے گھر سے بھائی کے گھر جاتے ہوئے نیچے کا برقعہ پہنا اور اوپر

نقاب نہ لیا لیکن دوپٹہ اچھی طرح لپیٹ لیا باہر آئی تو سامنے حضور جا رہے تھے۔اگلے دن ناشتے کے وقت گئی تو حضور نے صرف اتنا کہا کہ تم ایک قدم اٹھاؤ گی تو لوگ دس قدم اٹھائیں گے۔اور کہنے لگیں کہ میرے لئے یہی وارننگ کافی تھی۔

ایک دفعہ حضور نے ہمیں دفتر سے کچھ لانے کو کہا اس وقت آبادی کم تھی اور مرد نوکر نہیں تھے میں اپنی بہن امۃ العزیز کے ساتھ گئی تو وہاں عجیب آوازسن کر چیخیں مارتے ہوئے واپس آ گئے کہ ''ہائے ابا! جن'' ابا نے کہا آؤ تمہیں جن دکھاؤں ہمیں ساتھ وہاں لے گئے اور دکھایا کہ وہاں کبوتر کا ایک گھونسلہ تھا اور وہ ان کی آواز تھی۔

حضور تربیت کا کوئی پہلو نظرانداز نہیں کرتے تھے۔یہ وہ سب باتیں ہیں جن کا ذکر میں نے بارہا بی بی سے سنا اور ان سب باتوں میں سے چند کا ذکر یہاں کیا ہے اور وہ کہتی تھیں کہ میں یہ سب اس لئے بتاتی ہوں کہ تم لوگوں نے حضور کا زمانہ نہیں دیکھا۔

اب بی بی کی شفقتوں کا وہ انداز دیکھئے جو میرے لئے تھے۔ایک بار سردیوں کے شروع کے دن تھے میں ان سے ملنے گئی تو بی بی ایک شال لے کر بیٹھی تھی میں نے پوچھا یہ شال کہاں سے لی ہے۔بہت اچھی ہے کہنے لگی مجھے کسی نے تحفہ دی ہے آج تک اوڑھی نہیں کیونکہ اس کے پھندنے نہیں بنے ہوئے۔میں نے کہا اچھا لائیں ہم پھندے بنا دیتے ہیں۔مجھے کہنے لگیں اچھا اگر تم خود بناؤ تو دیتی ہوں میں نے وعدہ کیا کہ میں خود بناؤں گی۔اگلے دن میں خود اپنی امی سے پھندنے بنانا سیکھ کر شال کے پھندنے بنا کر لے کر گئی اور شال بی بی کو دی تو آپ بہت خوش ہوئیں اور مجھے شاباش دی۔میں کچھ دنوں بعد دوبارہ گئی تو مجھے وہی شال لا کر دی اور کہا کہ میں نے کچھ دن یہ اوڑھے رکھی ہے اب تم لے لو۔میں نے تمہارے لئے رکھی ہوئی تھی۔کبھی کسی معمولی چیز کیلئے بھی میں نے اگر پسندیدگی کا ذکر ان کے سامنے کیا تو وہ چیز اگلی ملاقات پر میرے لئے موجود ہوتی تھی۔ایک دن میں نے کہا کہ مجھے آلو بخارے کی چٹنی بہت پسند ہے۔تو کہنے لگی کہ گھر بنا لیا کرو ساتھ ہی مجھے ترکیب بتائی اور کہا کہ آئندہ گھر بنانا میں اگلی بار کافی دنوں بعد ملنے گئی تو میرے لئے انہوں نے چٹنی بنا کر رکھی ہوئی تھی۔مجھے وہاں بھی کھانے کیلئے دی اور ساتھ بھی گھر لانے کیلئے دی۔مجھے بہت خوشی ہوئی کہ انہیں نہ صرف یاد تھا بلکہ اتنے دن گزر جانے کے باوجود انہوں نے میرے لئے چٹنی بنا کر رکھی ہوئی تھی۔ان کی ایسی بہت ساری شفقتیں میرے لئے خاص تھیں۔

ایک دن بی بی نے سردیوں میں بہت خوبصورت ڈیزائن کی جرابیں پہنی ہوئی تھیں۔میں نے کہا کہ یہ بہت خوبصورت ہیں۔اگلی بار ملنے گئی تو اس جیسی جرابیں میرے لئے منگوا کر رکھی ہوئی تھیں اور وہ تحفہ اور اس کے ساتھ کے بہت سارے تحفے میرے پاس موجود ہیں۔

ان کے ساتھ ملاقات کا دورانیہ ایک سے ڈیڑھ گھنٹے تک ہوتا تھا۔اگر ہم اٹھنے کیلئے اجازت مانگتے تو کہتیں کہ ہاں بوڑھے لوگوں کے ساتھ دل نہیں لگتا ہے ناں۔اس لئے جانے کو کہہ رہی ہو۔اور ہم شرمندہ ہو جاتے ہم کہتے کہ نہیں ہم تو بہت دیر بیٹھ کر بھی نہیں تھکتے ہم تو آپ کے خیال سے کہہ رہے تھے۔کبھی کسی کے گھر سے کوئی کھانے کی چیز آئی ہوتی تو اپنی خادمہ سے کہتیں کہ جاؤ فلاں جگہ سے جو چیز آئی ہے وہ شازیہ، رابعہ کو لا کے دو۔کبھی زیادہ دیر ہو جاتی ملے ہوئے تو فون کر کے پوچھتیں کہ کیوں نہیں آئے تم لوگ تو بہت بے وفا ہو۔میں ہمیشہ بغیر کسی جھجک کے جس وقت دل چاہتا ان سے ملنے چلی جاتی تھی۔اور انہوں نے کبھی برا نہیں مانا ایک دفعہ ایک تقریب میں ان سے ملی تو میرے ساتھ ایک غیر احمدی مہمان بھی تھیں میں نے انہیں بی بی سے ملوایا اور پھر بتایا کہ یہ احمدی نہیں ہیں میں انہیں لے کر آئی ہوں تو دوبارہ اس مہمان کو گلے لگا کر ملیں اور بولیں کہ پھر یہ تو ہمارے خاص مہمان ہوئے ان کی خوب خدمت کر کے بھیجنا۔اکثر نصیحت بھی کیا کرتی تھیں کہتی تھیں کہ عورت کے سلیقے اور صفائی کا پتہ تو اس کے کچن سے چلتا ہے۔پہلی بار جب ہمارے گھر آئیں تو ہمارے کہنے پر جب گھر دیکھنے اٹھیں تو کہنے لگیں کہ پہلے کچن دکھاؤ۔پرانے کپڑوں کو پھینکنے سے منع کرتی تھیں اور کہتیں کہ ان سے کشن کے کور بنا لیا کرو۔اور اپنی بھی بعض چیزیں دوبارہ استعمال کی ہوئی دکھاتی تھیں اور بتاتیں کہ ہم لوگ تو پرانے کپڑوں کو بھی دوبارہ رنگ کر پہن لیتے ہیں اور وہ بالکل نئے لگنے لگتے ہیں۔

ہر بڑی عید پر گوشت ضرور بھیجتی تھیں ۔ہر ملاقات میں ہمارے گھر والوں کا حال بھی ضرور پوچھتیں۔سب کا الگ الگ نام لے کر پوچھتیں میرے بھائی مبارک کے کام کے سلسلے میں بھی اکثر پوچھا کرتیں۔میری بہن شادی کے بعد ملنے گئی تو اپنا ایک جوڑا اور ہزار روپے بھی دیئے جبکہ شادی کا تحفہ وہ پہلے بھی دے چکی تھیں اور کہا کہ اس میں سے پانچ سو رابعہ کو دے دینا۔حالانکہ میں اس ملاقات میں ساتھ بھی نہیں تھی۔

دوبارہ میری بہن اپنے بیٹے کو ملانے لے کر گئی تو اس نے وہاں بھوک کی وجہ سے رونا شروع کر دیا میری بہن نے کہا کہ ہم گھر چلتے ہیں تو آپ نے کہا نہیں ابھی تو آپ لوگ آئے ہیں۔پھر بی بی نے خادمہ کو بلا کر کچن میں دودھ گرم کروایا اور پھر ٹھنڈا کروا کر فیڈر میں ڈال کر دیا اور وہ اتنا زیادہ تھا کہ میرے بھانجے نے گھر آ کر بھی اس فیڈر سے دودھ پیا۔ایک دفعہ میرے سوال کرنے پر انہوں نے دین کیلئے اپنی خدمات کا ذکر کیا۔میں نے کہا کہ آپ یہ لکھوا کیوں نہیں دیتیں کہنے لگیں مجھے اس کی خواہش نہیں کہ میں اس کا ذکر کروں کہ میں نے کتنا کام کیا۔

آخری چند ملاقاتوں میں اکثر کہا کرتی تھیں کہ میرے لئے دعا کرو کہ خدا مجھے چلتا پھرتا ہی اپنے پاس بلا لے اور پھر واقعی وہ بغیر کسی معذوری کے اچانک ہی چلی گئیں۔

آخری ملاقات جو میری ان سے ہوئی اس دن وہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھیں۔ہمیں وہیں اپنے پاس بلا لیا کہنے لگیں آج کچھ طبیعت ٹھیک نہیں چکر آرہے ہیں اور ہم سے لیٹے لیٹے بھی کافی دیر باتیں کرتی رہیں۔ناسازیٔ طبیعت کا کہہ کر وہ ہمیں منع بھی کرسکتی تھیں مگر ان کا شفقت اور پیار ہی تھا کہ باوجود بیماری کے وہ ہم سے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ باتیں کرتی رہیں۔

خدا انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور ان کا مقام بلند کرے انہیں اپنے والد حضرت مصلح موعود حضرت اماں جان کے ساتھ جگہ دے کہ میں نے اُن کی ان دو لوگوں کے ساتھ خاص محبت کو محسوس کیا ہے۔

لفظ خربان کی کہانی

''خر'' سے مراد آپ جانتے ہیں ایک جانا پہچانا جانور ہے جس کے سینگ غائب ہونے کا تذکرہ اردو کے محاورے میں کیا گیا ہے! گاڑی بان کے معنی گاڑی کا رکھوالا اور دربان کے معنی ہیں دروزے کا نگراں۔اسی طرح ''خربان'' کے معنی ہیں: گدھے کا رکھوالا۔وہ شخص جو گدھے پر سامان ڈھویا کرے یا گدھوں کی دیکھ بھال کرے۔

درد کا رقبہ بہت زرخیز ہے

ڈالروں کی دوڑ اتنی تیز ہے
خالی خالی ناشتے کی میز ہے

لہلہائیں اشک کی فصلیں بہت
درد کا رقبہ بہت زرخیز ہے

وصل کی اپنی جگہ خوشبو، مگر
ہجر کا موسم قیامت خیز ہے

ہر مزارع کو سمجھتا ہے غلام
ہر وڈیرہ فطرتاً انگریز ہے

مسکراہٹ میں چھپی ہیں رنجشیں
اس کا غصّہ بھی تو معنی خیز ہے

جب کھِلے گی تو قیامت ڈھائے گی
یہ کلی غم کی ابھی نوخیز ہے

سانحۂ نو کا متحمل نہیں
غم کا پیالہ صبر سے لبریز ہے

اس کا چپ رہنا بھی قدسیؔ ہے غضب
گفتگو بھی اس کی دلآویز ہے

عبدالکریم قدسیؔ

مکرم محمد سعید احمد صاحب

احمدی سائنسدان، ڈاکٹر عبدالسلام

پشاور میں ڈاکٹر صاحب کا ایک یادگار خطاب

اللہ تعالیٰ جب کبھی دنیا میں اپنے کسی فرستادہ کو بھیجتا ہے تو زمین و آسمان کو اس کی تائید و نصرت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نیک فطرت لوگ اور پاک روحیں اسے قبول کر لیتی ہیں اور مخالفین خس و خاشاک کی طرح مٹا دئے جاتے ہیں۔ سورج کی روشنی محلات اور جھونپڑوں کو ایک جیسا منور کرتی ہے۔ بارش زرخیز اور بنجر زمین پر یکساں برستی ہے مگر فیضیابی اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہوتی ہے۔ مردے قبروں میں زندہ ہو جاتے ہیں، خوابیدہ استعدادیں بیدار ہو جاتی ہیں، بہرے شنوائی حاصل کر لیتے ہیں، گونگے قادرالکلام بن جاتے ہیں اور اندھے بینا ہو جاتے ہیں۔ گویا دنیا میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہنے والوں کو ان کے غیر پر ایک فوقیت عطا کی جاتی ہے اور ایک امتیاز بخشا جاتا ہے۔ حضرت محمد حسین صاحب جیسے معمولی انسان کی دعاؤں کو احمدیت کی برکت سے درجہ قبولیت عطا کر کے ڈاکٹر عبدالسلام جیسا نوبیل پرائز حاصل کرنے والا بیٹا موہبت کر دیا جاتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے سائنسی کارناموں اور اعزازات سے ایک دنیا واقف ہے مگر انہیں بطور ایک ''احمدی سائنسدان'' کے متعارف کرانے کے لئے ابھی بہت کچھ لکھا جانے کی ضرورت ہے۔ وہ احمدیت کی برکتوں سے متمتع اور احمدیوں کی دعاؤں سے نصرت یافتہ تھے۔ اول و آخر احمدی تھے۔ احمدیت نما تھے اور احمدیت کا خادم ہونے پر فخر کرتے تھے۔ وہ احمدیت کے نور سے حتی المقدور منور ہونے کے لئے کوشاں رہتے اور اس نور کے انتشار کو اپنا مقصد حیات خیال کرتے تھے۔ وہ اپنے خالق سے سچا پیار کرتے اور ہمیشہ اسی پر بھروسہ اور توکل کرتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کی توحید کو اور واحدنیت کو سائنسی طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے اور منوانے کو اپنا فرض اولین خیال کرتے تھے۔ قرآن کریم کا گہرا مطالعہ کرنا اور اس کی تعلیمات سے استفادہ کرنا ان کی روح کی غذا تھی۔ شمع خلافت کے پروانہ تھے۔ بیت الذکر سے قلبی لگاؤ تھا۔ عبادات سے خوب شغف تھا۔ عائلی زندگی میں خیر و برکت کے طالب تھے۔ اچھے ہمسائے اور نفع رساں دوست تھے۔ اپنی قوم اور ملک کے بے حد وفادار اور خیر خواہ تھے۔ اپنی تمام شہرتوں اور کامیابیوں کو قوم کے قدموں میں ڈالنے پر فخر کرتے تھے۔ پاکستانی قوم کی ترقی کی تڑپ رکھتے تھے اور پاکستان کے نام کو ہر جہت سے روشن کرنا اور معزز دیکھنا چاہتے تھے۔ عزیز و اقارب کو بہت چاہنے والے، محبت کرنے والے اور انہیں فیض پہنچانے والے تھے۔ حفظ مراتب سے بخوبی آگاہ تھے۔ بزرگان سلسلہ کے بے حد احترام کرنے والے اور ان سے پوری طرح فیضیاب ہونا جانتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ الٰہی سلسلہ کا ایک سایہ دار اور ثمر آور شجر تھے۔ حضور کے قائم کردہ رشتہ اخوت کی شاندار مثال تھے۔ احمدیوں سے ایسی محبت کرتے جس کی نظیر دنیاوی رشتوں میں نہیں ملتی۔

1974ء میں پاکستان میں احمدیوں پر آزمائش کا دور آیا۔ سرگودھا میں بھی مخالفت اور ایذا رسانی کا ایک طوفان اٹھا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب جیسے نفع رساں اور ہر ایک کے خیر خواہ بزرگ کا گھر نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت مرزا صاحب بڑے صبر اور وقار سے اس ابتلاء سے گزرے بلکہ بحیثیت امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا اپنے علاقہ کے احمدیوں کے لئے ہمدرد، مددگار اور ڈھال بنے۔ اس نقصان کے موقعہ پر مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے محض احمدیت کے رشتہ اخوت کے جذبہ سے سرشار ہو کر حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو مبلغ تیس ہزار روپے کا چیک بھجوا دیا۔ جس سے ان کا بزرگان سلسلہ کی خدمت کا جذبہ نمایاں ہوتا ہے۔ شاید وہ چشم تصور میں اپنے آپ کو ابتلاء کے شرکاء کی فہرست میں شامل کر کے اپنے مولا کی رضا چاہتے ہوں۔

مکرم مولانا بشیر احمد رفیق صاحب امام بیت الفضل لندن کی روایت ہے کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے لندن میں قیام کا جب کبھی توارد ہو جاتا تو ڈاکٹر صاحب کی خواہش اور دعوت پر ہر اتوار کو حضرت چوہدری صاحب ڈاکٹر صاحب کی قیام گاہ پر ناشتہ کے لئے تشریف لے جاتے۔ یہ مجلس دو تین گھنٹے جاری رہتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ احمدیت کے یہ دو دیوانے، پروانے اور فرزانے اس ملاقات میں قدرت کے کن رازوں کو دریافت کرنے کی کوشش کرتے، انسانیت کی خدمت کو معراج تک لے جانے کے کیا پروگرام بناتے، احمدیت کے نور کے انتشار کے لئے کیا کیا تدابیر سوچتے مگر ڈاکٹر صاحب ایک بزرگ انسان، حضرت مسیح موعود کے رفیق، عظیم المرتبت قانون دان، مفکر اور، عالم کی محبت سے استفادہ کرنے اور ان کی حتی المقدور خدمت کرتے نظر آتے ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اپنی تمام قوتوں، استعدادوں اور مال و زر سے احمدیت اور انسانیت کی خدمت کے لئے تمام عمر کمر بستہ رہے اور اس کوشش میں اپنی ذات کو یکسر فراموش کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات جائز ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں بھی تامّل رہتا کہ کیوں نہ اس رقم سے کسی غریب کی ضرورت کو پورا کر دیا جائے۔ ایک روز حضرت چوہدری صاحب نے مکرم بشیر رفیق صاحب سے مشورہ کیا کہ ان کا ایک برسوں پرانا اوورکوٹ اب عمر رسیدہ اور بوسیدہ ہو گیا ہے اس لئے نیا خرید لیا جائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ بہت مبارک خیال ہے اور یہ نیک کام جلد ہو جانا چاہئے۔ حضرت چوہدری صاحب نے جو لاکھوں روپے خدا تعالیٰ کی راہ میں اور انسانوں کو بہبود کے لئے خرچ کرتے تھے تھوڑے سے توقف کے بعد فرمایا کہ نیا کوٹ خریدنے کے لئے رقم کہاں سے آئے گی۔

اگلے اتوار حضرت چوہدری صاحب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ہاں ناشتہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت چوہدری صاحب کا استقبال کرتے ہوئے اور اوورکوٹ اتارنے میں مدد کرتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب سے درخواست کی کہ اوورکوٹ انہیں بطور تبرک عطا کر دیا جائے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں کیا پہنوں گا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب اندرون خانہ گئے اور ایک نیا اعلیٰ قسم کا اوورکوٹ حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔

1962ء میں پشاور میں آل پاکستان سائنس کانفرنس ہوئی۔ اس وقت پاکستان اقوام عالم میں اپنی شناخت کے مراحل طے کر رہا تھا اور سائنس کی دنیا میں تو ابھی اس کا تعارف بھی نہیں ہوا تھا۔ اب بھی صورت حال کوئی زیادہ بہتر نہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شدید خواہش تھی کہ پاکستان کا نام سائنس کے نقطہ نگاہ سے تمام دنیا میں روشن ہو۔ انہوں نے کوشش کر کے اس وقت کے نامور سائنسدانوں کو اپنے ہمراہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آمادہ کیا۔ خاکسار کی قیادت میں جماعت احمدیہ پشاور کا ایک وفد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے استقبال کے لئے پشاور ائرپورٹ گیا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جہاز سے اترے اور ان کے ساتھ متعدد عمر رسیدہ جہاندیدہ، نامور، نوبیل انعام یافتہ سائنس دان تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنانے چاہے مگر ڈاکٹر صاحب نے سختی سے انکار کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کیا کیا ہے؟ مجھے ہار کیوں پہنا رہے ہو۔ ان بزرگ، معمر اور شہرت یافتہ سائنس دانوں کی طرف اشارہ کیا کہ جاؤ انہیں ہار پہناؤ۔ انسانیت کے خادم ہیں۔ یہ سائنس کی دنیا کے بادشاہ ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کے لئے لائے ہوئے ہار ان سائنسدانوں کو پہنا دئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب ایک طرف کھڑے اس منظر کو دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے درخواست کی کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کے اراکین سے خطاب فرمائیں۔ پہلے تو ڈاکٹر صاحب نے انکار کر دیا۔ وجہ کانفرنس میں مصروفیت نہ تھی بلکہ فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ یہ کسی بزرگ اور عالم دین کا مقام ہے کہ وہ نوجوانوں کو خطاب فرمائیں۔ میرے اصرار پر ڈاکٹر صاحب رضامند ہو گئے مگر اس شرط پر کہ اگر ان کی تقریر میں کوئی بات ''غیر مولویانہ'' ہوئی تو وہ ذمہ دار نہ ہوں گے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے خطاب میں احمدی نوجوانوں کو اپنے مخصوص انداز میں بہت محنت کرنے، تعلیم میں خصوصاً سائنس کے میدان میں دوسروں پر سبقت لے جانے اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے کئے گئے وعدوں کو شاندار طور پر پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہر طرح اہل بنانے کی طرف بڑے مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ سائنس کے شعبہ طبیعات میں 95 فیصد ماہرین اور نامور شخصیات یہودی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب کسی یہودی ماں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اسے کہتی ہے کہ تم اس دنیا میں کیوں آ گئے ہو۔ یہاں پر پہلے ہی کروڑوں انسان بستے ہیں اور زمین پر تل رکھنے کو جگہ نہیں۔ تمہارے لئے ان عوام کالانعام میں کوئی جگہ نہیں۔ مزید برآں یہودی نام بطور گالی کے استعمال ہوتا ہے۔ تم تو نفرتوں کا شکار ہو جاؤ گے اور تمہیں تمہارے جائز حقوق سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اگر اس دنیا میں زندہ رہنا اور کامیاب ہونا چاہتے ہو تو پھر تمہارے لئے ایک ہی جگہ ہے۔ ان کروڑوں انسانوں کے سر پر بہت جگہ خالی ہے جس میدان میں آؤ تو دوسروں سے بہت بلند ہو جاؤ۔ اسی قسم کی صورت حال احمدی نوجوانوں کو درپیش ہے۔ احمدیت کے مخالفین نے ان کی ترقی کا ہر دروازہ بند کرنے کوشش ہے مگر اللہ تعالیٰ کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے۔ بشرطیکہ ہم اپنے آپ کو ان کا اہل بنائیں۔ اس خطاب کی رپورٹ الفضل 8/اپریل 1962ء میں شائع ہو چکی ہے۔

حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب

مکرم حکیم مبشر احمد صاحب ریحان کا ذکر خیر

محترم حکیم ملک مبشر احمد صاحب ریحان سابق ڈرائیور تحریک جدید انجمن احمدیہ ساکن دار الفتوح شرقی ربوہ دسمبر 1940ء میں محترم جلال الدین صاحب کے ہاں قادیان کے قریب واقع چھٹہ گاؤں میں پیدا ہوئے۔آپ کے دادا محمد علی صاحب کے والد میاں نصر دین صاحب اپنے علاقہ کے پیر تھے۔انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی جبکہ آپ ننھیال کی طرف سے حضرت میاں قادر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔حضرت میاں قادر بخش صاحب قادیان سے 20 کوس دور رہائش پذیر تھے۔وہاں سے اکثر پیدل چل کر قادیان جا کر نداء الی الصلوٰۃ دینے کی توفیق پاتے تھے۔

محترم ملک مبشر احمد صاحب ریحان قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے سیالکوٹ کے ایک گاؤں ملھوکے میں رہائش پذیر ہو گئے۔1959ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی جوائن کر لی اور پاک آرمی کے مکینیکل شعبہ میں بطور انسٹرکٹر خدمات سرانجام دیتے رہے۔1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بھرپور حصہ لیا اور محاذ پر خدمات سرانجام دیں۔جون 1971ء میں ایک حادثہ پیش آنے پر فوج کی ملازمت چھوڑ دی۔کچھ عرصہ زمیندارہ کیا اور 1976ء میں مستقل طور پر ربوہ رہائش پذیر ہو گئے۔1976ء میں آپ نے دفاتر تحریک جدید میں بطور ڈرائیور خدمات شرع کیں۔1976ء سے 2005ء عرصہ 30 سال تک آپ کو تحریک جدید میں بطور ڈرائیور خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔اس عرصہ میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت کی بھی توفیق ملتی رہی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خصوصی شفقتوں اور محبتوں سے وافر حصہ پاتے رہے۔ازاں بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے دور میں بھی انہیں بطور ڈرائیور تحریک جدید خدمت کی توفیق ملی۔

8/اپریل 1963ء کو آپ کی شادی آپ کی کزن محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ سے ہوئی اور یکے بعد دیگرے آپ کے سات بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خصوصی دعا سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1977ء میں باعمر صحت مند اولاد کی نعمت سے نوازا۔

آپ کی اہلیہ محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ لمبا عرصہ بیمار رہیں اور آٹھ سال تک صاحب فراش رہنے کے بعد 18/اکتوبر 2007ء کو وفات پا گئیں۔یہ سارا عرصہ آپ نے نہایت صبر و رضا کے ساتھ اپنی اہلیہ کی تیمارداری میں گزارا۔

2003ء تک آپ کی رہائش کوارٹرز تحریک جدید میں رہی۔اس کے بعد آپ محلّہ دار الفتوح شرقی میں اپنا مکان تعمیر کر کے اس میں منتقل ہو گئے۔آپ ایک اچھے سپورٹس مین تھے۔ہاکی،فٹ بال اور کبڈی کے ماہر کھلاڑی تھے۔اس کے علاوہ کرکٹ کھیلنے کا بھی شوق رکھتے تھے۔

دوران ملازمت ہی آپ کو طب اور ہومیو پیتھک طریق علاج کے ساتھ گہری دلچسپی اور وابستگی تھی۔اس لیے اکثر نسخہ جات بنا کر لوگوں کو فیض پہنچاتے رہتے تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنے اس شوق کو مزید وسعت دیتے ہوئے علاج معالجہ کا کام باضابطہ طریق پر شروع کر دیا اور 2006ء میں اپنا ذاتی دوا خانہ ملک ہربل کلینک کے نام سے اپنے محلّہ دار الفتوح شرقی میں شروع کر دیا جسے 2012ء تک نہایت کامیابی کے ساتھ چلاتے رہے۔آپ کے کلینک سے بہت سے مریضوں نے استفادہ کیا۔آپ ایک اچھے ہمدرد معالج تھے۔آپ کو ہومیو پیتھک سے بہت شغف تھا اس لیے آپ نے ہومیو پیتھک نسخہ جات پر مشتمل ہومیو گائیڈ ٹو فیملی مرتب کی۔

آپ کے معلوماتی اور طبی مضامین روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے۔اسی طرح آپ کو اردو ادب سے گہرا شغف تھا۔آپ نے صنف شاعری میں خوب طبع آزمائی کی اور بہت سی نظمیں اور غزلیں لکھیں جن میں سے کچھ روزنامہ الفضل میں شائع ہوتی رہیں۔

آپ بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔آپ نہایت خوش اخلاق،ملنسار،ہمدرد۔صابر و شاکر،متوکل الی اللہ اور ہر کسی کے کام آنے والے خدا ترس انسان تھے۔آپ ہر کسی کے ساتھ نہایت اخلاص،محبت،خوش اخلاقی اور بشاشت کے ساتھ ملتے تھے اس لیے آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔آپ خدمت سلسلہ میں پیش پیش رہتے تھے۔28 مئی 2010ء کے بعد سے محلّہ کی بیت الذکر میں نمازوں کے اوقات میں بڑے اخلاص کے ساتھ باثمر ڈیوٹی دیتے تھے۔

مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹیاں مکرمہ شگفتہ بلال صاحبہ اہلیہ محترم اظہر بلال بھٹی صاحب ربوہ اور محترمہ عظمیٰ فوزیہ صاحبہ اہلیہ شبیر احمد صاحب بھٹی جھنگ یادگار چھوڑی ہیں۔دونوں بیٹیاں اللہ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔آپ کی ایک ہمشیرہ نصیرہ ایوب صاحبہ اہلیہ محمد ایوب صاحب حیدر آباد سندھ میں مقیم ہیں۔آپ مکرم مسعود احمد صاحب ریحان آف اسلام آباد اور مکرم بشارت احمد صاحب ریحان ربوہ کے کزن اور بہنوئی تھے اور محترم مولانا نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بھتیجے تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے ساتھ اپنے پیار اور رحم کا سلوک فرماتے ہوئے اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب دار النصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار کے بھانجے حاذق احمد واقف نو ابن مکرم احمد طارق صاحب آف کیلگری کینیڈا نے 5 سال 3 ماہ کی عمر میں قرآن کریم مکمل کر لیا ہے۔26 مئی 2013ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور کیلگری کینیڈا دوسرے بچوں کے ساتھ تقریب آمین کے دوران بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔قرآن کریم مکمل کروانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ حافظہ امۃ السلام صاحبہ آف کینیڈا اور بچے کی خالہ محترمہ حافظہ صدیقہ رحمٰن صاحبہ آف کینیڈا کے حصے میں آئی۔بچہ مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم شریف احمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچہ کو قرآن کی اہمیت اور فضیلت کو سمجھنے کی توفیق دے اور اس کی برکات کو پانے والا فرماں بردار ہو۔آمین

سانحہ ارتحال

بیگم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم زاہد محمود قریشی صاحب لاہور 21 ستمبر 2013ء کو اپنے دفتر میں بیہوش ہو گئے۔انہیں ایل ڈی اے کے دفتر سے جناح ہسپتال لے جایا گیا۔برین سٹروک کا حملہ ہوا تھا چند گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔خدا کے فضل سے موصی تھے۔مورخہ 22 ستمبر کو لاہور ڈیفنس میں نماز جنازہ ادا کر کے میت ربوہ لائی گئی اور بیت مبارک ربوہ میں بعد عصر نماز جنازہ ادا کر کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔میرے والد صاحب نیوی میں ملازم تھے۔1971ء کی جنگ میں ابا جان ڈیوٹی پر چلے گئے تو اس وقت مرحوم کی عمر صرف 10 سال تھی۔آپ بچپن سے ہی بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔گھر کا سودا سلف لاتے اور نمازیں سنٹر میں جا کر ادا کرتے۔اپنوں غیروں سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔چندوں کے علاوہ بھی ہر تحریک میں شامل ہوتے تھے۔سانحہ 28 مئی 2010ء دار الذکر لاہور میں شدید زخمی ہو گئے اور چھ ماہ کے بعد چلنے پھرنے کے قابل ہوئے۔تکلیف کا احساس نہ ہونے دیتے چہرے پر مسکراہٹ رہتی۔ہر ایک کے کام آتے۔پسماندگان میں آپ نے بیوہ اور چار بچوں کے علاوہ چار بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔بڑی بیٹی 22 سال،بیٹا 21 سال اور دو چھوٹی بیٹیاں ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے،درجات بلند کرے،ہم سب کو صبر عطا کرے اور بیوہ و بچیوں کا حامی و ناصر ہو۔آمین

بقیہ از صفحہ 1 خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جائے گی تو یہ ٹھیک ہے لیکن اگر مجھے دکھانے کے لئے ہے تو غلط ہے۔متقی خدا تعالیٰ سے خشیت رکھتا ہے۔اس سے ڈرتا ہے۔خدا کی رضا کی خاطر خدا کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا تقویٰ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے تو ترقی کرنی ہے۔اگر ہم نے اس الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے تو اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہوں گی۔ورنہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے احمدی ہونے والے افراد بڑی تیزی سے تقویٰ میں ترقی کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی کر رہا ہے۔اس کے بعد حضور انور نے بعض نو احمدی افراد کی بیعت کرنے کی وجہ بننے والی خوابوں اور خدا کی راہنمائی کا تذکرہ فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب ایم ٹی اے ضرور دیکھیں۔دنیا اس ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہدایت پا رہی ہے۔خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اس سے اطمینان نصیب ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ہمارے گھر جنت کا نمونہ ہوں۔اللہ کی رضا ہمارے مدنظر رہے۔اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔دعا کے بعد کچھ دیر نظمیں سنتے رہے پھر تشریف لے گئے۔

مکرم جمیل احمد انور صاحب نظارت تعلیم القرآن

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس 2013ء

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی کے تحت امسال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس مورخہ 12 تا 25/ اگست 2013ء منعقد ہوئی۔ یہ کلاس حضرت مصلح موعود کے دور مبارک میں شروع ہوئی اور اسی مناسبت سے اس کا نام فضل عمر تعلیم القرآن کلاس رکھا گیا۔ دور خلافت ثالثہ میں یہ کلاس جاری رہی۔ پھر بوجوہ جاری نہ رہ سکی۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر اس کلاس کا دوبارہ اجراء کیا گیا۔ 2004ء سے 2008ء تک پانچ سال یہ کلاس جاری رہی پھر ملکی حالات کی وجہ سے اس کلاس میں تعطل آ گیا۔ اب گزشتہ سال سے محدود پیمانے پر پھر اس کلاس کو جاری کیا گیا۔

25 اضلاع کے 138 احباب نے رجسٹریشن کروائی۔ بیرون ربوہ سے 75 جبکہ ربوہ سے 63 احباب نے رجسٹریشن کروائی۔ کلاس کا آغاز مورخہ 12/ اگست 2013ء کو محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت نے افتتاحی خطاب و دُعا سے فرمایا۔

کلاس کے روزانہ پروگرام میں صبح نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت ادائیگی کے بعد روزانہ درس کا پروگرام ہوتا رہا۔ جمعرات کے روز طلباء کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق نفلی روزہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ نماز فجر اور درس کے بعد طلباء کیلئے پی ٹی کا انتظام تھا جس میں نوجوان بڑے شوق سے شامل ہوتے رہے۔ روزانہ کچھ طلباء بہشتی مقبرہ دُعا کیلئے جاتے رہے۔

صبح آٹھ بجے تدریسی پروگرام شروع ہوکر دوپہر بارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہتا۔ اس میں قرآن کریم صحت تلفظ، ترجمہ مع مختصر تفسیر، حدیث، فقہ، عربی گرائمر اور کلام کے مضامین شامل تھے۔ تدریس کے فرائض جامعہ احمدیہ کے اساتذہ نے ادا کئے۔ مختلف علماء سلسلہ قرآن کریم سے متعلق مختلف موضوعات پر لیکچر دیتے رہے۔ جس کے بعد طلباء کو سوالات کا بھی موقع دیا جاتا رہا۔ دوروز مجالس سوال وجواب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

بعد نماز عصر طلباء کیلئے کرکٹ، والی بال، بیڈ منٹن اور فٹ بال کی کھیلوں کا انتظام تھا۔ طلباء میں کھیلوں کی دلچسپی قائم رکھنے کیلئے ان کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

بعد نماز عشاء صحبت صالحین کا پروگرام منعقد ہوتا رہا جس میں طلباء کی بزرگان سلسلہ سے ملاقات کروائی جاتی جو طلباء کو نصائح فرماتے اور بعدۂ سوالات کا موقع دیا جاتا رہا۔ اسی طرح طلباء کو زیارت مرکز کے سلسلہ میں بہشتی مقبرہ اور نمائش دکھانے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ کلاس کے طلباء کے قیام کا انتظام مسرور ہوسٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں کیا گیا۔ جبکہ تدریس کا انتظام جامعہ احمدیہ کے تدریسی حصہ کے کلاس رومز میں گروپس کی صورت میں تھا۔

مورخہ 23/ اگست 2013ء کو کلاس کے طلباء کیلئے بیوت الحمد پارک میں پکنک کا انتظام کیا گیا۔ مورخہ 24/ اگست 2013ء کی شام کو طلباء کے اعزاز میں الوداعی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں انتظامیہ کمیٹی اُن کے نائبین اور معاونین اسی طرح کلاس کے مدرسین اور دیگر مہمانان کو مدعو کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔

مورخہ 24/ اگست کی صبح طلباء کا زبانی وتحریری امتحان لیا گیا اور 25/ اگست کو صبح 9:30 بجے کلاس کی اختتامی تقریب بیت حسن اقبال جامعہ احمدیہ میں منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان تھے۔ آپ نے پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعد میں طلباء کو نصائح سے نوازا اور تعلیم القرآن کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کے ارشادات عالیہ سنائے۔

پوزیشن لینے والے طلباء کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

اول: مکرم داؤد عثمان صاحب مجوکہ ضلع خوشاب 290/300

دوم: مکرم شرجیل احمد محمود صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ 289/300

سوم: مکرم تنویر احمد خان صاحب لاہور 276/300

سوم: مکرم محمد افتخار احمد صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ 276/300

اس کے علاوہ چار انعامات حوصلہ افزائی کے دیئے گئے۔

مکرم علی غلام صاحب نفیس نگر ضلع میر پور خاص، مکرم اعجاز احمد صاحب چک 166 مراد ضلع بہاولنگر، مکرم چند مہتاب صاحب چک 184اے فتح ضلع بہاول پور، مکرم شہباز منور صاحب بستی لاہوریاں ضلع رحیم یار خان

اسی طرح دو خصوصی انعامات کلاس کے معمر ترین اور سب سے کم عمر طلباء کیلئے بھی تھے۔ معمر ترین طالب علم قاضی نور احمد صاحب پیر کوٹ ضلع حافظ آباد کم عمر طالب علم، مکرم وسامت احمد صاحب رحمان کالونی ربوہ

بعدۂ مہمان خصوصی نے دُعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام فرمایا اور بعد دعا مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو تعلیم القرآن کے کام میں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ امة المجید صاحبہ اہلیہ کرنل (ر) ایاز محمود احمد خاں صاحب سابق صدر عمومی گزشتہ چند ماہ سے علیل ہیں علاج کے باوجود علالت میں شدت آ رہی ہے۔ بسا اوقات بیماری میں افاقہ نظر آتا ہے جو قلیل وقفہ کے بعد اپنی پرانی حالت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ان مراحل میں انتہائی تشویش ہوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ علاج معالجہ کو پر تاثیر بنا دے اور اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت اور سلامتی والی زندگی سے نوازے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اکتوبر

طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:46

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9/ اکتوبر 2013ء

3:10 am	حضرت محمد ﷺ کا حج کا سفر دستاویزی پروگرام
3:50 am	سوال وجواب
6:20 am	انصاراللہ بیلجیئم کا اجتماع
9:15 am	حضرت محمد ﷺ کا حج کا سفر دستاویزی پروگرام
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	انصاراللہ یوکے اجتماع
2:05 pm	سوال وجواب 21/ اکتوبر 1995ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	انصاراللہ یوکے اجتماع

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0300-8135217,0333-6706639
0333-8217034

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائزر
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

FR-10

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962